نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۳ | قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۲۸- جلد ۴ | لودیانہ ۱۳ جولائی ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

بکاؤ کتابوں کا اشتہار

کتب مندرجہ ذیل مشن پریس لودیانہ میں بکاو موجود ہیں جن جن صاحبوں کو خرید نا منظور ہو- صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے قیمت بھیجکر منگالیں+

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
تحقیق الواقعات انجیل	۱۶	۱ پائی
سحر گاہ در انگلستان	۱۰۷	۹ پائی
میزان الدین مصنفہ پادری اولمن صاحب	۵۴	۹ پائی
تلاشی دین مصنفہ پادری گولک ناتھ صاحب	۱۶۴	۱ر
تعلیم الایمان مصنفہ پادری ٹی ڈبلیو ویلی صاحب	۲۷۲	۲ر
دین حق کی تحقیق	۴۳۷	۴ر
میزان الحق	۳۳۱	۴ر
خطوط بنام جوانان ہند	۲۸۶	۴ر
المشتہ الکتب مصنفہ کپتان ڈبلیو الکمن صاحب	۲۸۶	۴ر
تواریخ کلیسیا من حیث الابتدا مصنفہ سر ولیم میور صاحب	۲۷۱	۶ر
نیاز نامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب	۳۰۰	۴ر
مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۸۶	۲ر
حل الاشکال مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۳۰۶	۴ر
ہدایت الدنیا	۱۳۸	۴ر
مطلع نور	۱۳۴	۴ر
مالا کہانی		۳ پائی

غزل

الفت خدو ندیا نت سے ہی آرام مجھے | غیر سے کام ہی کیا- ایدل ناکام مجھے

ہی یہی تجھ سے تمنا مری- ای ابن خدا | عشق اپنا ہی عطا کر سحر و شام مجھے

جنگ پر خوب ہی آمادہ ہی ابلیس لعین | گر نہ جاؤں کہیں لے بہر خدا تھام مجھے

دل پژمردہ گنا ہوں سے کرے ہی توبہ | روح حق- تو ہی جانی کا دے پیغام مجھے

تشنہ شوق ترا اے ہی دو ذات مسیح | کر عطا شربت دیدار کا اک جام مجھے

ابھی ہو جاؤں میں قرباں ترے اقدس | قطرہ آجائے جو ملنے دل آرام مجھے

منتقل روح ہو جس وقت کہ ای ابن خدا | ہووے تیرا ہی بس اک ورد زبان نام مجھے

ظل عیسیٰ ہی اگر سر پر- تو کیا غم ہی- ولا | کب گرا سکتی ہی یہ گردش ایام مجھے

ہی مددگار مسیح اپنا- تو کیا غم ہی- مدد | اک زمانہ ہی دے الزام پہ الزام مجھے

نور افشاں

اس ہفتہ میں ترکستان کی خبریں نہایت وحشت ناک اور جنگی جنگی معاملات کی آئیں جن سے معلوم ہوتا ہی کہ اب ترکستان میں ایک بڑی گڑبڑی پھیل گئی چنانچہ ۲۹ جون کی خبر سرویہ سے یہہ آئی ہی- کہ اہل سرویہ نے اب روم سے جنگ شروع کر دی ہی اور انکا یہہ ارادہ ہی کہ ہم ضرور سلطنت روم سے جنگ و جدل کرینگے- سبب اِسکا یہہ ہی کہ پہلے پہلے سرویہ کو شہنشاہ روس نے لڑائی کی ترغیب دی تھی اور کہا تھا کہ ہم ضرور تمہارا ساتھ دینگے مگر جب سرویہ والے طیار ہو گئے تو روس نے جواب دیا کہ اس موقع پر لڑائی بہتر نہیں مگر سرویہ والوں نے اِس جواب کی کچھ پرواہ نہ کی اور خود مستعد ہو گئے اور ادہر مانٹنگرو والے بھی سرویہ والوں کے شریک ہو گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ہر دم ہر یک معاملہ میں سرویہ کے ساتھ ہیں صوبہ روسیا اگرچہ اپنے آپکو کسیکا طرفدار ظاہر نہیں کرتا مگر یقین ہی کہ اس خبر طرفداری کی کچھ مدت معلوم نہیں ہوتی +

ایک تار برقی جو قسطنطنیہ سے آئی ہے اُس سے ظاہر ہوا کہ سربیہ والوں نے مقام ویڈن میں شکست کھائی اور قریب دو ہزار آدمی کے جنگ میں مقتول ہوئے لیکن قسطنطنیہ کی تار برقی کی خبریں اکثر غیر معتبر ہوا کرتی ہیں کچھ یقین نہیں ہے کہ یہہ خبر سچ ہو کیونکہ ۸ جولائی کا تار لندن سے خبر دیتا ہے کہ ترکستان سے جو خبریں متعلق جنگ کے آئی ہیں نہایت مبالغہ آمیز ہوتی ہیں +

اہل روس اور پرشیہ و آسٹریا یہہ رائے دیتے ہیں کہ یورپ کی سلطنتوں میں سے اس معاملہ میں کوئی دست اندازی نکرے سلطان روم اپنے باغیوں سے آپ ہی لڑے۔ اگر یہہ تینوں سلطنتیں اسی رائے پر قایم رہیں تو بہتر ورنہ اس لڑائی کے انجام کا کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہو +

—— ہم ہفتہ گذشتہ میں جگن ناتھ کے میلہ کی بابت جو سیرامپور میں ہونیوالا تھا لکھ چکے ہیں اُس میں جو سرکار نے رتھ نکالنے کو ممانعت کی تھی اُسکا سبب اب ہمکو معلوم ہوا کہ کیوں ممانعت ہوئی تھی یعنے سرکار نے حکم دیا تھا کہ جگن ناتھ کی رتھ اگر نکالی جاوے تو جہانتک جاوے ایک باڑ گرنی چاہیئے تاکہ آدمیونکا ہجوم باڑ سے باہر رہے اور اندر رتھ والے کھینچنے والے ہوں سو خیر میلہ کے دن لوگوں نے باڑ توڑ دی اور ایک اژدحام ہو گیا سپر قطعی حکم ہو گیا ہے کہ اس میلہ میں یہہ رتھ نہ نکالی جاوے کیونکہ اُسکے منتظم سے انتظام نہ ہوسکا +

اب وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ سرکار نے ہمارے مذہب میں دست اندازی کی ہے سو یہہ اُنکی غلطی ہے سرکار کا ہرگز یہہ منشا نہیں ہے کہ کسیکے مذہب میں دست اندازی کرے اگر اُسکا منشا ہوتا تو تمام جگہہ یہی حکم ہوتا مگر اور جگہہ کہیں یہہ حکم نہیں ہوا صرف یہہ حکم سیرامپور ہی میں ہوا ہے کیونکہ وہاں بموجب ہدایت سرکار کے ایسا عمل درآمد نہ ہوا کہ جس سے جانوں کی حفاظت کیجاوے +

—— ملک آسام واقع کوہ کاسیا و جینتیا میں ایک مشن پچیس سال سے جاری ہے سال گذشتہ کی رپوٹ سے معلوم ہوا کہ اس مشن میں ۱۵۰۳ عیسائی ہوئے اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ وہاں کوئی آدمی مشن کیطرف سے تنخواہ نہیں پاتا ہے مشن کے متعلق ۷۰ مدرسہ ہیں جن میں ۱۳۰۴ طالب علم تعلیم پاتے ہیں منجملہ ان کے ۳۰۰ لڑکیاں ہیں اور سرکار کیطرف سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ سالانہ بطور امداد کے ملتا ہے و نیز ایک نارمل سکول ہے جس میں معلم تعلیم پاکر سند لیاقت مدرسی کی حاصل کرتے ہیں اُس نارمل سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اسی مشن کے ایک پادری صاحب ہیں جنکو گورنمنٹ کی جانب سے تنخواہ ملتی ہے +

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس مشن میں خوب ترقی ہوئی ہے +

—— لندن مشن سوسائٹی کو حال میں کسی صاحب نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ بلا اظہار اپنے نام کے بھیجا ہے جسکے خرچ کی یہہ تجویز پیش ہے کہ ایک مشن ٹینگن یکا واقع ملک افریقہ میں جاری کیا جاوے +

معلوم ہوتا ہے کہ انگلنڈ کے عیسائیوں کی ہمت و کوشش سے انجیل کی بھی روشنی جلد افریقہ میں پہونچیگی +

—— اخبار سپورٹنگ میگزین کے ایک دلچسپ آرٹکل سے واضح ہوا کہ مسٹر ہالوی صاحب نے اپنی گولیوں کے اشتہار چھپوانے میں تین لاکھ روپیہ سالانہ اور اسیطرح مسٹر موسس اینڈ سن برسوں سے دس لاکھ روپیہ سالانہ اور مسٹر رولینڈ اینڈ سن جنکا روغن بکاسر مشہور ہے اسیقدر روپیہ اپنے اشتہاروں کے چھپوانے میں ہر سال صرف کرتے ہیں ڈاکٹر ڈی جانگ کے کاڈ لیور آیل کے اشتہار میں بھی اسیقدر روپیہ صرف ہوتا ہے مسٹر ہیل و سن پلنگ اور بستر وغیرہ کے سامان کے اشتہار میں ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ اور مسٹر نکلس خیاط پچاس ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرتے ہیں اور بہت سے سوداگر ایسے ہیں جو اُسکے برابر بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ روپیہ اشتہاروں میں صرف کرتے ہیں چنانچہ میڈم ٹساڈ صاحبہ اپنی بس کمپنی کو اپنی موم کی چیزوں کے اشتہار کیواسطے ایک ہزار روپیہ ماہواری دیتی ہیں +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

وزیر علی کے نام کا خط آنا اور میرٹھ کے مفسدہ کی خبر لانا

خط پڑھتے ہی بختیار ایک حیرت میں پڑ گیا اور وزیر علیکیطرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اگر اس خط کے مضمون کے مطابق کام شروع ہو گیا ہے تو بس اب اس معاملہ میں گفتگو ہو چکی صلاح مصلحت کو کچھ دخل نہ رہا خدا کو یہی منظور تھا سو ہو گیا آئندہ ہماری تمہاری مغز زنی کچھ سود نہیں دیگی اب ہم تم صرف دیکھنے والے رہے کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ وزیر علی نے اُس مسافر سے پوچھا کہ بھائی تمہیں میرٹھ چھوڑے کو آج کے دن ہوئے اُسنے کہا پچھلے اتوار کی صبح کو وہاں سے چلا تھا اور آج منگل ہے بختیار نے جھٹ حساب کر کے بتلا دیا کہ تب تو عشرہ ہو چکا قتل کا دن گذر گیا معلوم نہیں کسقدر جانوں کا زیان ہوا ہوگا کتنی معصوم لاشیں گلی کوچوں میں پڑی رلتی ہونگی کتنے ننھے بچے بے مادر و پدر ڈانوانڈول پھرتے ہونگے اور کتنی عورتیں رنڈسالہ پہنے ہوئے بیحال پڑی ہونگی بھائی سچ مچ بڑا غضب ہوا اور اس غضب کی خبر پہلے بلکہ کل ہندوستان کے انگریزونکو تار کے ذریعہ سے اُسی گھڑی آگئی ہوگی اسی اثنا میں بختیار نے نظر اُٹھا کر جو دیکھا تو سرا میں کئی ایک جگہہ دو دو چار چار آدمی اکٹھے بیٹھے ہوئے سرگوشیاں کر رہے ہیں گو بھید نہیں کھلا تھا مگر قرینہ بتلا رہا تھا کہ یہہ کھچڑیاں اسی معاملہ میں پک رہی ہیں وزیر علی اور پنڈت یوں تو بہت چاہتے تھے کہ کچھ سراغ نکلے مگر پاس جا کر دریافت کرنے کی جرات کسی میں بھی نہ تھی آخر بختیار حوصلہ کر کے ٹہلتے ٹہلتے

ایک گروہ میں جہاں دو چار بھلے مانس بیٹھے ہوئے کانوں کان کہہ سن رہے تھے جا گھسا اور مسمسی سی صورت بنا کے چپکے سے پوچھنے لگا کہ بھائی یہہ بیل کا ماٹ کیسا بگڑا ہی اور لوگوں میں یہہ غلغلہ کس قسم کا ہو رہا ہی اُن میں سے ایک دور اندیش آدمی نے اُسکے چہرہ کیطرف تاک کر پوچھا کہ تم کون ہو اور کدہر سے آئے ہو اُسنے جواب دیا کہ میں دوابے کے رہنیوالا ہوں رات دیکر سویرے چلا جاؤنگا وہ شخص بولا پھر تمہیں اِن باتوں سے کیا حاصل راستہ تمہارا ابھی تک کھلا ہی جتنی جلدی ہو سکے جھٹ اپنے گھر بار میں پہونچ جاؤ ورنہ یہانکے یہاں ہی رہ جاؤگے دوسرے نے پاس سے کہا کہ آج ٹپالہ کا ایک سوار اور اُسکے ساتھ کا ایک پیدل بھی یہی باتیں کرتے جاتے تھے کہ یہہ راستہ بھی بند ہو جاوے تو کچھ عجب نہیں بختیار نے اور بھی انجان بنکے پوچھا کہ کہو تو سہی یہہ بات کیا ہی راستے اور گھاٹ کیوں بند ہوتے جاتے ہیں ایک تیسرا آدمی جو عمر کا نوجوان اور طبع کا بہت چلاک تھا جھٹ بول اٹھا کہ بھائی پوچھ کے کیا کرئیگا ان باتوں سے ناواقفی ہی بہتر ہی یہہ بات اگر کان میں ہی نہ پڑے تو اچھا ہی ورنہ ناحق کی فکر اور بے آرامی ہی تیرے لئے بھی بہتر ہی کہ جلد جلد اپنے گھر جا پہونچ اور اپنے لڑکوں بالوں کا منہہ دیکھ کچھ کام کاج بھی کیا کرتا ہی یا نہیں بختیار نے جواب دیا کہ بابا بھی میں کام کاج بھی سب کچھ ہی اور آپ کی بات بھی سر آنکھوں پر تسلیم کرتا ہوں مگر یہہ بتلائیے کہ یہہ شور کیا مچ رہا ہی اور جا بجا کی کانا پھوسی کیوں ہی آدمی نظر آتا ہی کچھ نہ کچھ تردد میں ہی اور سب کوئی اپنا کام کاج چھوڑ کانا باتی میں مشغول ہی اُس جوان نے لاچار ہو کے جواب دیا میاں کیا پوچھتا ہی سب تلنگے اتفاق کرکے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں انگریزوں کی بغل کے چور اُنہیں کے پچھاڑنے کے لئے تیار ہیں پچھلے اتوار میرٹھ کے سب سپاہی اور سوار اپنے اپنے شستر لیکے انگریزوں پر جا پڑے اور گرجا میں نماز پڑھتوں ہی کو جا لیا قتل عام ایسی

شروع کی کہ فرنگیوں کو بلا لحاظ عورت مرد بچے اور بوڑھوں کے سب کو تہ تیغ کر ڈالا کوٹھیاں انکی مسمار کردیں بنگلوں کو آگ لگا دی اور اسقدر کشت و خون کیا کہ جا بجا خون کی ندیں بہ گئیں غرض میرٹھ جیسی چھاونی کو جسکی آبادی پچاس برس سے بڑھتی ہی چلی جاتی تھی ایک گھنٹے کے عرصہ میں غارت کرکے خاک تودہ بنا دیا سُنتے ہیں کہ جہاں بڑی بڑی لاگت کے خوبصورت بنگلے تھے وہاں اب خاکستر کے ڈھیر پڑے ہیں اور وہ انگریز جو شاہانہ طور پر حکمرانی کرتے تھے انکی لاشوں کو کتے بھی نہیں چھوتے تلنگے اپنا کام کرکے دہلی میں آگئے اب معلوم نہیں وہاں کیا گل کھلائے کہتے ہیں کہ انگریزوں نے اُن کے روکنے کا بہتیرا قصد کیا ساری حکمتیں دوڑائیں مگر وہ شتر بے مہار کب رکتے تھے بلکہ جاتے وقت جیلخانہ کا پھاٹک کھول دروازے توڑ تاڑ سب قیدیوں کو چھوڑ گئے جنہوں نے شہر اور قریب و جوار کے مکانات کو لوٹ مار کرکے تباہ کردیا خدا جانے یہہ بات سچ ہی یا جھوٹھ مگر کہتے ہیں کہ اس گشت وخون میں انگریز اسقدر کام آئے کہ کوئی ایک آدمی بچ ڈالنے کے لئے بھی نہیں رہا ہمارے تو یہہ بات یکایکی دل میں نہیں گڑتی مگر اسکو جھوٹھ بھی نہیں کہا جاتا ایک معنی کہ آج بازار میں بڑے وڈی والی کی زبان پر اسکے سوا اور دوسرا ذکر ہی نہیں اور گو ہمارے لوگ ایک ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا دیا کرتے ہیں مگر جو بھی تابہ شدید چیز کے مردم تو گو نہ جیسا کچھ نہ کچھ ہوتا ہی ہو تو یہہ تذکرہ ہوا کرتے ہیں ورنہ ایسا ہو گو علانیہ طور پر کوئی گفتگو نہیں کرتا ہم کہنے سے بھی کوئی نہیں رکتا غرض سب کوئی کہہ بھی رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ چاہتے ہیں کہ دوسرا اطلاع نہ ہو + باقی آئندہ

تحریفِ قرآن

یہہ بخاری کی روایت ہی وعن انس بن مالک ان حذیفة بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اهل الشام فی فتح ارمینة وآذربیجان مع اهل العراق فافزع حذیفة اختلافهم فی القراءة فقال حذیفة لعثمان یا امیر المؤمنین ادرک هذه الامة قبل ان یختلفوا فی الکتب اختلاف الیهود والنصاری فارسل عثمان الی حفصة ان ارسلی الینا بالصحف ننسخها فی المصاحف ثم نردها الیک فارسلت بها حفصة الی عثمان فامر زید بن ثابت وعبد الله بن الزبیر وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها فی المصاحف وقال عثمان للرهط القرشیین الثلاثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیٔ من القرآن فاکتبوه بلسان القریش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق قال ابن شهاب فاخبرنی خارجة بن زید بن ثابت انه سمع زید بن ثابت قال فقدت آیة من الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقراء بها فالتمسناها فوجدناها مع خزیمة بن ثابت الانصاری من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فالحقناها فی سورتها فی المصحف رواه البخاری۔

یعنے انس ابن مالک کہتا ہی کہ حذیفہ ابن یمان عثمان کے پاس آیا درحالیکہ وہ ارمینہ میں اہل شام کے ساتھ اور آذربیجان میں اہل عراق کے ساتھ جہاد کر رہا تھا اور قاریوں کی مختلف قراءت سے ڈر کر عثمان سے کہا کہ ای امیر المؤمنین اس اُمت کی خبر لیجئے قبل اسکے کہ وے کتاب میں اختلاف کریں جیسے یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا پس عثمان نے حفصہ کے پاس آدمی بھیجا کہ تم اجزا ہمارے پاس بھیجدو تاکہ ہم اُسکے متعدد نسخے لکھیں اور پھر

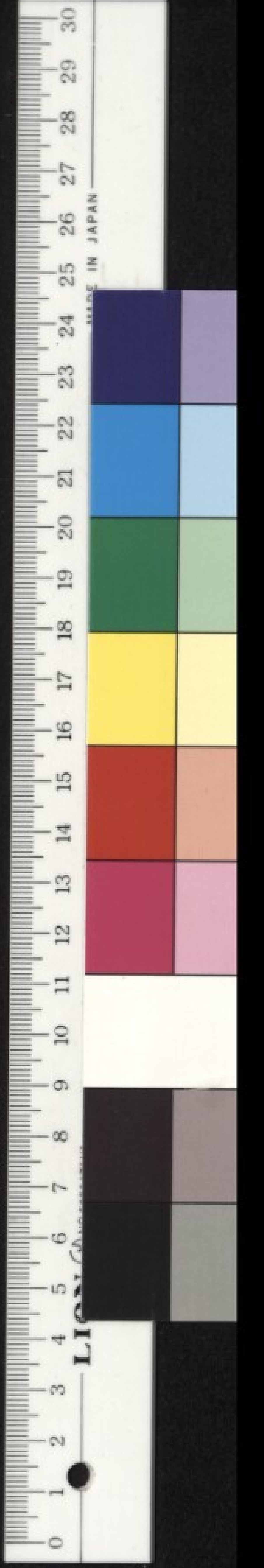


نہیں دیدیں حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بھیجدیئے تب عثمان نے زید بن ثابت اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن العاص اور عبد الرحمن ابن الحارث ابن ہشام کو مامور کیا انہوں نے انکو متعدد نسخوں میں لکھا اور عثمان نے ان تینوں شخصوں یعنے عبد اللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص و عبد اللہ بن حارث سے جو قوم قریش سے تھے کہا کہ جسوقت تم تینوں شخص اور زید قرآن کے کسی امر میں اختلاف کرو تو اُسے قریش کے لہجہ پر لکھنا کیونکہ قرآن اُنہیں کی زبان میں نازل ہوا ہی پس اُنہوں نے ایسا ہی کیا جب کہ اجزا کو متعدد نسخوں میں لکھ چکے تو عثمان نے اُسے حفصہ کے پاس بھیجدیا اور ہر طرف ایک ایک صحیفہ اُن نسخوں میں سے جنہیں اب لکھا تھا بھیجدیا اور اُسکے ماسوا جتنے قرآن کے صحیفے تھے اُن کے جلا دینے کا حکم دیا ابن شہاب کہتا ہی کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجھے خبر دی کہ اُس نے زید ابن ثابت یعنے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ جس وقت قرآن کو ہمنے لکھا سورہ احزاب کی ایک آیت جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا مجھے لکھی ہوئی نہ ملی تب ہمنے اُسے ڈھونڈھا تو خزیمہ ابن ثابت انصاری کے پاس پائی اور وہ آیت یہہ ہی من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ پس ہمنے اُس سورہ احزاب میں لاحق کر کے کتاب میں داخل کیا یہہ بخاری کی روایت ہی اب مشکوٰۃ کی ان حدیثوں سے کئی ایک باتیں ثابت ہوتی ہیں پہلے یہہ کہ خود محمد کے وقت میں ایک شخص نے ایک آیت کو ایسا اور دوسرے نے اُسی آیت کو ویسا پڑھا تھا دوسرے یہہ کہ قرآن محمد کے وقت میں ایک جلد میں جمع نہیں ہوا تھا بلکہ ابو بکر نے آیات کو جمع کرنیکا حکم دیا اگرچہ محمد سے اِس کام کیواسطے اُسکو حکم نہیں ملا تھا بلکہ صرف مصلحت کی راہ سے کیا تاکہ مبادا آیات گم ہو جاویں تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت کے تخت پر بیٹھکر جب دیکھا کہ لوگ جب بھی قرآن کے پڑھنے میں فرق کرتے ہیں اور ڈرا کہ قرآن میں اگلے اور زیادہ خرابیاں نہ ہوں تو زید وغیرہ کو حکم دیا کہ قرآن کو دوبارہ صحیح کریں اور سب آیات قریش کی زبان میں لکھیں چونکہ اُسنے سب اگلے نسخے جمع کر کے جلا دیئے اور اُس نئے نسخے سے اور نسخہ لکھوا کر سب جگہہ بھیجدیئے اور اسی طرح اُسکو مشہور کیا اب ہم پوچھتے ہیں کہ عثمان نے کس واسطے اگلے سب نسخوں کو جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اُسنے مشہور کیا اور سب مستعمل ہی اگلے نسخوں سے مضمون اور الفاظ میں بعینہ برابر اور موافق تھا اور اُس نے صرف آیات اور سورتوں ہی کی ترتیب و ترکیب اور طور پر کی تھی تو کیا سبب تھا کہ اُن کو جلا دیا بلکہ لازم تھا کہ اگر سب کو نہیں تو بعض کو تو ضرور ہی رکھہ چھوڑتا تا اگر کوئی کہے کہ تمنے قرآن کو تغیر دیا اور بدل ڈالا تو اُن اگلے نسخوں کو اُسکے سامھنے رکھتا اور کہتا کہ لو یہ اگلے نسخے ہیں دیکھو اور مقابلہ کرو تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ یہہ قرآن مضمون و الفاظ میں اگلے نسخوں سے موافق و مطابق ہی لیکن اِس بات سے کہ عثمان نے ایسا نہیں کیا بلکہ سب اگلے نسخوں کو جلا دیا تو کچھہ اور گمان نہیں ہوتا مگر یہی کہ اگلے نسخوں میں سے ہر ایک اور طرح کا تھا یا یہہ کہ جیسا شیعہ کہتے ہیں کہ اُس نے قرآن کو قصداً کم کیا اور بعض آیات میں تغیر و تبدیل کی ہی اور اُس نسخہ کو جو حفصہ کے پاس تھا عثمان نے اُسکو پھیر دیا اُسکی خبر کسی کو پھر نہ ملی اور نہ کسی نے اُسکو پھر دیکھا شاید عثمان نے بعد اُسکے جلا دینے کا بھی حکم دیا ہوگا اگر کسی محمدی پاس ہو تو اُسے ظاہر کرے تاکہ قرآن کو اُس سے مقابلہ کریں اور معلوم ہووے کہ یہہ اُس سے مطابق ہی کہ نہیں اب اُس صورت میں کہ شیعہ ایسا کہتے ہیں اور سنیوں کی مشہور اور معتبر کتاب میں بھی ایسی باتیں لکھی ہیں تو ہر صاحب فہم و شعور کے دل میں قرآن کے صحیح اور اصل ہونیکی بابت شک گذرا ہوگا اگر محمدی ایسی باتیں توریت و انجیل کی بابت مسیحیوں کی مشہور اور معتبر کتابوں سے نکال لا سکتے تو البتہ اُنکا یہہ دعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوگئی ہیں بیجا نہ ہوتا*

مراسلات

خط

جناب اڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں سلامت ذیل کی چند سطریں خدمت شریف میں ارسال کرتا ہوں براہ مہربانی درج اخبار کرکے ہدیہ ناظرین فرماویں - اجنالہ تحصیل میں ایک موضع دھونکل نامی واقع ہی جسکو اہل پنجاب نے اُسکو اپنا معبد قرار دے رکھا ہی سال میں ایک ماہ کامل وہاں میلہ رہتا ہی یعنے ماہ ہاڑ کی یکم سے ختم تک مگر ایک تو پنجشنبہ اور دوسرا یکشنبہ کو میلا کا بڑا زور و شور ہوتا ہی - غول کے غول ہندو مسلمان وغیرہم پنجاب کی تمام جوانب و اطراف سے اُن ایام میں وہاں جمع ہوکر اپنی رسومات کو پورا کرتے ہیں - ایسے موقع پر جو امر ممبران مجمع مشن لاہور سے وقوع میں آیا ہم اُسکا نہایت دل و جان سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے چند کس عیسائی مسمّی کپتن پٹرس برکوئن کو بشارت اور منادی انجیل کیواسطے سفر کرکے یہاں بھیجدیا - تاکہ اُن لوگوں کو جو کہ سنتا تو کیا انجیل کے نام سے بھی واقف نہیں ہیں یہہ کتاب مقدس سناویں اور جہالت اور ضلالت سے انکو نکال کر راہ راست پر لاویں اُنہوں نے اس کام میں نہایت سرگرمی اور دل سوزی ظاہر کی شب و روز وقت بے وقت کا خیال نکرکے اپنے فرض کو پورا کرتے رہے ہیں - اگرچہ بعض متعصب اور جاہل لوگ چند بار کوئی گالی دیتا کوئی ہنسی کرتا تھا اور یہاں تک کہ کئی بار زد و کوب کی نوبت بھی پہونچی مگر ان بیچاروں نے اپنا صبر مسیحی پر نظر کرکے کسیکو کچھہ بھی نہیں کہا اور برابر ان تھک محنت سے انجیل سناتے گئے چنانچہ ہم لوگوں کو بھی اُنکی مثال کے پیروی کا دلی شوق پیدا ہوا - ہم اُمید کرکے کہتے ہیں کہ اگر عیسائی لوگ ایسی ہی سرگرمی اِس منادی کے کام میں ظاہر کرینگے تو جہلا کے دل تعصب اور غلط باتوں کے



زنگار سے مثل شیشہ کی پاک اور صاف ہو جاینگے۔ اور یسوع مسیح کی سلطنت روحانی کا یہہ ملک یک گونہ دار الخلافہ ہو جائیگا۔ مگر یہہ کام میں یقین کرتا ہوں کہ بجز ایسی سرگرمی و دردلسوزی عیسائیوں کے کب پورا ہو سکتا ہے۔ خدا کرے کہ کل عیسائیوں کو بھی ہمت اور توفیق بخشدے کہ وہ ایسی موقع جیسا کہ یہہ ہے۔ کبھی ضایع نہ جانے دیں اور جمع ہوکر آپ اس کار ثواب سے خود منتفع اور لوگ مستفید ہوویں اور ایسے عیسائی جو اس میلہ سے ناواقف ہیں اُسکی قیام تک ہر ایک جگہہ سے اکٹھے ہوکر وعظ کریں تو اُمید ہے کہ بہت ہی لوگ راہ راست پر آجاوینگے آمین ثم آمین والسلام علی من اتبع الہدی

تحریر نند برج لعل دت ہیڈ ماسٹر مشن سکول وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

خط

بعد آداب کے تسلیم مزاج مبارک +

یہاں خداوند نجات دہندہ سے خیریت ہے۔ اور خیریت آپکو نیکی درکار ہے۔ میں آپکو تکلیف رساں ہوتا ہوں۔ سو معاف کرکے یہہ مضمون اپنے اخبار نور افشاں میں چھپوا دیں تو عین مہربانی ہے +

گانوں کلارک آباد جو عیسائیوں کیواسطے سرکار سے عطا ہوا ہے اور جناب پادری کلارک صاحب کے نام سے آباد کیا گیا ہے۔ اور ماہ جنوری ۱۸۸۲ء سے جناب پادری بیٹمن صاحب کے جو امرتسر کے مشنری ہیں اُنکے سپرد ہوا ہے۔ اور اب اُنکا اختیار ہے۔ اور اُنہوں نے یہہ بندوبست کیا۔ کہ جو عیسائی اپنے ہاتھ سے دیگر زمینداروں کے موافق کام کرسکے اور اُسکے پاس کسی بزرگ صاحب کی سند اور خط ہو کہ اس آدمی کا چال چلن اچھا ہے اگر وہ زمین مانگیگا تو زمین اُسکو جتنی درکار ہوگی اور وہ آباد کرسکیگا سو ملجاویگی اور آمدنی کا وہ حصہ لیا جاویگا تاکہ عیسائی ہر ایک طرح سے آسودہ ہو جاویں اور خدا بھی اُنکو برکت دیوے۔ اور اگر وہ غریب ہوں اور اپنا بندوبست یعنے خرچ بیل وغیرہ کی بابت نکر سکیں تو اُسکو بیل اور کھانے کپڑے اور بیج دیا جاویگا بغیر سود اور بیاج کے اور آمدنی میں سے ۱/۳ واں حصہ لیا جاویگا اور اور آمدنی میں سے رفتہ رفتہ قرضہ بھی لیا جاویگا اُنکے اخراجات کے واسطے چھوڑینگے۔ اور زمین اُنکو بالکل تیار ملیگی جس زمین کے واسطے ہر جگہہ نہر کا پانی جا سکتا ہے۔ اور گھر بھی۔ اور ایک عیسائی اُنکا بندوبست کرنے کو اور اُنکو نماز بندگی کروانے کو اور ہر بات روحانی سکھلانے کو اُن کے پاس رہیگا۔ اور اگر کوئی کسی بزرگ کی سند لیکر گانوں ہذا کو آنا چاہے تو یوں آوے۔ کہ اگر پادری صاحب مذکور سے سند دکھلا کر اجازت لیوے تو بھی خوب ہے۔ اور اگر اُن کو اپنی سند دکھلا نہ سکے تو بابو سنگی صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسکول امرتسر میں اُن سے اجازت لیوے اور اگر اُن کے پاس بھی ناممکن ہو تو گانوں ہذا میں بندہ غلام قادر شاہ کے پاس اُس سند کو ساتھ لیکر آوے سو سب کچھ اُسکو دیا جاویگا۔ اور خدا کے فضل سے ابھی اس گانوں میں تیس سے زیادہ خورد و کلان عیسائی ہیں +

اور اُنکا بندوبست جیسا کہ اوپر مذکور ہوا سو ہو رہا ہے +

اور بندہ غلام قادر شاہ ہمیشہ یہاں رہتا ہے +

جب کوئی آوے مگر دو شرطوں کے سوا نہ آوے یعنے اول اپنے ہاتھ سے زمینداروں کے موافق کام کرے اور دوسرا چال چلن بھی اچھا ہو + غلام قادر شاہ از کلارک آباد و مسیم

منقولات

صداقت میں مستقل رہنا

فی زماننا ایسے لوگ بہت کم ہیں جو صداقت میں مستقل ہیں اور جو شکلیں اُنکو اس کام میں درپیش آویں اُنکی قدر کریں اور خطرات کو دخل ندیں سچائی کی پیروی میں نہایت سرگرمی ظاہر کرنا اور صداقت کی اُس روشنی میں چلنا جسکے نتائج دنیاداروں کی آنکھوں میں بغایت تیرہ و تاریک ہیں اور تمام تعصبات و توہمات سے جو زمانہ طفولیت سے دلپر نقش ہو رہے ہیں آزادی حاصل کرنا حرص و ہوا کے طوفان کو روکنا شہوات نفسانی کی بیجا حکومت سے اپنے تئیں بچانا اور ہر موقع پر ظاہری شواہد سے اپنے خیالات کا مقابلہ رکھنا یہہ باتیں ایک بڑی ہمت اور دلیری کی مقتضی ہیں۔ ایک راستباز آدمی کا قول ہے کہ خدا نے ہر انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ ان دو باتوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے یعنے سچائی اور حظ نفس لیکن کوئی شخص یہہ چاہے کہ ان دونوں پر حاوی ہو تو ناممکن ہے اُن راستبازوں کی سوانحات عمری دیکھنے سے جو میدان صداقت میں ثابت قدم رہے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دن نہایت محنت و جفاکشی میں بسر ہوئے ہیں اور اسوجہ سے کہ اُنہوں نے اپنی سچائی سے اِن خیالات کو رد کیا ہے کہ جو عام میں ایک مدت دراز سے کم فہمی کی سبب سے بلا نقص تسلیم کر لئے گئے تھے انواع مصائب میں گرفتار رہے ہیں۔ دنیا کی ضرورتیں خواہ مخواہ ہر انسان کو گو وہ دنیاداری کی وجہ میں ہو سچائی سے باز رکھنے میں اپنا بڑا اثر دکھلاتی ہیں +

جو شخص اس بات پر آمادہ ہو کہ اپنی رائے آزادانہ لوگوں میں ظاہر کرے اور اُن باتوں کے بولنے میں دلیری دکھلائے جو ایک ایسی جماعت کے خیالات کے برخلاف ہوں کہ جنہوں نے مصلحتاً جھوٹ کو سچ کا لباس پہنا کر عوام پر اُسکی متابعت فرض کردی ہو وہ شخص اکثر مفلسی و خواری کا ہمدم بنتا ہے لیکن یہہ اسوجہ سے نہیں ہے کہ انسان بالطبع صداقت سے متنفر ہو یا دروغگو اس پر ترجیح دیتا ہو بلکہ برعکس اسکے تمام آدمی صداقت کے دل و جان سے مشتاق رہتے ہیں اور اُس حالت میں بھی اُسکی عمدگی کے قائل رہتے ہیں جبکہ وہ خود اُس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ وے اُسکی فضیلت کو قبول کرتے ہیں اور اپنے دل میں نہایت عزیز جانتے ہیں گو زبان سے اُسکے

دشمن ہونے کا دم بھرتے رہیں ایسے لوگوں کو اپنی عزت اور مال کے بچانے میں جھوٹ کا بولنا کچھ مشکل یا برخلاف ایمان کے نہیں معلوم ہوتا اور نہ انکو اسمیں کسی ضرر کا خیال ہوتا ہے لیکن انکو یہہ بات اچھی طرح سمجھنا چاہئے کہ وہ اس حرکت سے اپنے تمام خیالات اور عمدہ نتایج کو جو نہایت غور سے انہوں نے حاصل کئے ہیں برباد کرتے ہیں مثل ہے کہ جو چوری کرتا ہے وہ نور روشنی کا دشمن ہوتا ہے پس یہی سبب ہے کہ جو دنیوی حرص و ہوا میں گرفتار ہو حسد و بغض سے سروکار رکھتا ہے اور مخلوقات پر انیونسے خط نفس اٹھاتا ہے وہ سچائی کی روشنی کو کبھی نہ پسند کریگا کیونکہ اسکی بد باتیں اس روشنی میں صاف صاف نظر آوینگی اور یہی سبب ہے کہ جب کسی آدمی نے سچائی کی روشنی لوگوں کو دکھلانی چاہی تو انہوں نے اپنے عیوب کے فاش ہونیکے خوف سے انکی سخت ذلت و خواری روا رکھی اور جہاں تک ان کے امکان میں تھا اسکا دفعہ کرنا چاہا بصداقت میں ایمان کا قایم رکھنے والا وہی شخص کہلائیگا جو عامہ خلایق کی بد رضامندی کے خوف سے اس سے منہہ نہ موڑے اور مال و دولت حتی کہ جان تک کا نقصان اٹھانا منظور کرے لیکن سچ بات کے بولنے میں قاصر نہو ایسے لوگ شاذ و نادر ہوتے ہیں کہیں ہزاروں میں ایک بعض لوگونکا قول ہے کہ چند باتیں اگرچہ بادی النظر میں صداقت کے خلاف معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ فی الحقیقۃ جھوٹ نہیں ہیں جیسے کہ مضامین قصے اور چٹکلے جنکی غرض صرف یہی ہے کہ سننے والوں کو خوش کیا جاوے نہ یہہ کہ کسی ماجرے سے کسیکو اطلاع بخشے یا القاب و آداب میں ایسی تعلی کے الفاظ لکھنا جنکا مکتوب الیہ مصداق نہ ہو یا اس شخص سے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں ہے جو سچ سننے کا مستحق نہو مثلاً ایک دیوانے سے اسکی بہتری کے لئے جھوٹ بولا جائے

+ صاحب اخبار شعلہ طور نے دو باتیں چھوڑ دی ہیں یعنے عورات کے زیادہ کرنے و دین کو ترقی دینے میں اگر جھوٹ بولا جاوے تو پروا نہیں۔ ایڈیٹر

یا ایک ڈاکوؤں کی جماعت سے اپنا مال بچانیکو جھوٹ بولے یا ایک قاتل سے جھوٹ بولا جائے اس غرض سے کہ جسکی جان کا وہ خواہان ہے وہ بچ جاوے تو ایسا جھوٹ جھوٹ نہیں ہے اسلئے کہ نتیجہ اسکا سراسر خیر ہے اور ظاہرا کوئی ضرر اس سے متصور نہیں ہے اگر ضرر ہے تو صرف اسقدر کہ وہ دیوانہ یا ڈاکوؤں کی جماعت یا قاتل اس کہنے والے کی بات کا اعتبار نہ کرے گا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ایسے لوگوں سے دوبارہ گفتگو کا موقع ملنا شاذ و نادر ہی ہوگا مگر با اینہمہ جو لوگ صداقت کے پابند ہیں اس رائے کے برخلاف ہیں اور وہ کسی حالت اور کسی صورت میں جھوٹ کو گو وہ کیسا ہی عمدہ نتیجہ پیدا کرے پسند نہیں کرتے اور دنیا کی لعن و طعن کو کمال تحمل کے ساتھ برداشت کرتے ہیں ٭ از شعلہ طور

اخبارات ملکی و ولایتی

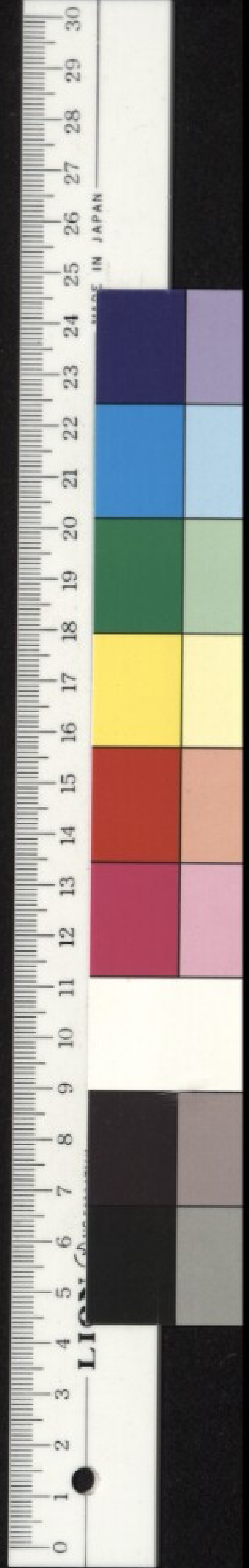
کابل کا کارسپانڈنٹ کوہ نور لکھتا ہے کہ قلات و غزنی کے لوگوں میں باہم لڑائی ہوئی اور چند آدمی مارے گئے اور باقیماندہ کابل میں طلب ہوکر پانچ ہزار روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے ٭

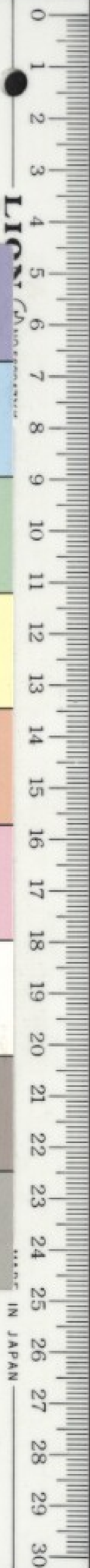
امیر صاحب کے پاس سردار محمد ایوب خان کی ایک عرضی مضمون سے آئی ہے کہ میں خرچ سے بہت تنگ ہوں اور شاہ فارس نے مجھے وہ روپیہ نہیں دیا جسکا وعدہ کیا تھا جبکہ میں ہرات کو بھاگا تھا اور طہران میں شاہ موصوف سے ملا تو اس نے مجھے صلاح دی تھی کہ آپ کی خدمت میں واپس جاکر معافی چاہوں اور شاہ موصوف کی رائے تھی کہ آپ مجھے معاف کر دینگے اور کسی صوبہ کا حاکم مقرر کرینگے اسکے بموجب میں نے مستوفی حبیب اللہ خان کی معرفت ایک عرضی حضور کی خدمت میں ارسال کی تھی جسکا جواب ابتک کچھ نہیں ملا اب میں عرض پرداز ہوں کہ آپ مجھے روپیہ دیں تاکہ میں حاضر خدمت ہوں ورنہ میں روپیوں سے جاتا رہونگا۔ امیر صاحب نے کرنیل مریم خان کو لکھا ہے کہ گورنر ہرات کو لکھ بھیجو کہ وہ ایوب خان کو روپیہ دیدے اور اسکو ہمراہ میں یہاں بھیجدے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو ایک نہایت بیش قیمت دفینہ ہاتھ لگا ہے جسمیں بیشتر سونے اور چاندی کے سکے ہیں جنمیں سے اکثر نہایت پرانے یعنے قریب دو ہزار برس پہلے کے ہیں یہہ خزانہ حضور ویسرائے کی خدمت میں شملہ کو بھیجدیا گیا ٭

قاصد سوات کی زبانی معلوم ہوا کہ اخوند سوات چند سرداران کالا پہاڑ کے بلانے کو پھر مجبور کیا گیا ہے اور انسکو یہہ کہا گیا ہے کہ وہ چند وہابیوں کو اس امر سے مطلع کر دیں کہ بعض آدمی کارندوں پر حملہ کرتے ہیں اور انکو ایذا پہنچاتے ہیں اخوند موصوف نے انکو یہہ بھی کہلا بھیجا ہے کہ اگر آیندہ انسے ایسی حرکت نامناسب ظہور میں آویگی تو انکو مناسب طور پر سزا دیجاویگی ٭

وہی قاصد مخبر ہے کہ قوم باجوڑیوں کے دو خانوں کے درمیان پھر فساد برپا ہوگیا ہے اور آخر کار ایک سخت لڑائی کی نوبت ہونیوالی ہے نسیم و سبحان خان الاوند سوات کو لکھا ہے کہ باہم لوگوں ڈاگی خیل اور اتمان خیل کے بہت جلد خونریزی ہونے والی ہے اور اسوجہ سے آپ مجکو اجازت دیں کہ میں اس فساد کے دفعیہ کے لئے کوشش کروں حاکم ترکستان نے بلخ میں ایک عجائب خانہ مقرر کیا ہے۔ ایک سرحد کے نامہ نگار رقمطراز ہیں کہ افریدیوں نے درخواست کی ہے کہ ہمکو پچاس ہزار روپیہ سالانہ ملا کرے اور اس صورت میں ہم راستے میں امن امان رکھینگے اور جو نقصان ہوا ہے وہ بھر دینگے اس قرار پر بارہ ہزار روپیہ کے دینے کا وعدہ ہوا ہے جسکو وہ نامنظور کرتے ہیں ٭

نہر سویز کے حصص کے خریداری کا محرک اور بانی مبانی اگرچہ عوام لارڈ ڈربی اور ڈزرائیلی صاحب کو جانتے ہیں لیکن حقیقت میں لارڈ سیلسبری تھے جنہوں نے تمام کیبنٹ کو سر آمادہ کیا اور لارڈ صاحب ایسے خیالات کے آدمی ہیں کہ انکی نظیر کے واسطے بہت کم آدمی جوابدہ ہو سکتے ہیں انکی مخالفت میں عوام الناس بہت کم موثر ہوتی ہیں ا





کیفیت بارش بابت اُس ہفتہ کے جو ۲۶ جون کو ختم ہوا جب ذیل ہو ۔ مُلک احاطہ مدراس میں باستثنا اضلاع مدراس تمام دیگر اضلاع میں بارش ہوئی بمبئی کے اضلاع جنوبی خاندیس وناسک میں کسیقدر بارش ہوئی ۔ کہ جسکے سبب کاشت فصل خریف کی شروع ہو گئی ہو سندھ کا دریا طغیانی پر ہو ۔ ممالک متوسطہ میں کہیں کہیں بارش ہوئی ہو اور اکثر اضلاع میں قبل شروع ہونے کاشت کے زیادہ پانی کا انتظام رہے برار میں کاشت شروع ہو گئی وسط ہند صرف مقامات ستنا و گوالیار و رتلام سے بارش کی خبریں آئی ہیں ۔ راجپوتانہ کے مقامات ہروتی جیپور ۔ بھرت پور ۔ الور ۔ اجمیر اور کوہ ابو میں بارش ہوئی بنگالہ میں عموماً بارش ہوئی اضلاع شرقی وسط میں باستثناء جیسور ندیا ۔ مرشد آباد ۔ پٹنہ کے بہت پانی ہوا ۔ بہار میں خفیف بارش ہوئی حالت زراعت اچھی ہو آسام میں کثرت سے بارش ہوئی ✣

ممالک مغربی و شمالی جھانسی میں بہت پانی برسا ۔ الموڑہ اور الہ آباد میں بھی بارش ہوئی ۔ لیکن اضلاع شرقی سے بارش کی خبریں نہیں ملیں پنجاب ۔ جلندھر ۔ ڈیرہ اسمعیل خان ۔ لاہور ۔ ملتان میں بارش ہوئی ✣

قلات حال میں جو خبریں قلات سے آئیں اُنسے معلوم ہوا کہ خان قلات اور سرداران ساروان اپنے قدیم تنازعات کا تصفیہ کر رہے ہیں اور ہر روز یہی اُمید رہتی ہو کہ سرداران جہلاوان مستنگ میں اب داخل ہوئے ہیں ✣

فرانس عالیجناب نامہ نگار مطبوعہ ۱۴ جون میں لکھتے ہیں کہ ایک بڑا لائق کارسپانڈنٹ اخبار لنڈن کو تحریر کرتا ہو کہ فرانس کی حالت آجکل اور طرح کی ہو فرانس خفیہ کارروائی کر رہا ہو اور منتظر اِس بات کا ہو کہ اگر موقع ملے تو پروشیا سے عوض لیا جاوے اور جبتک کہ فرانس عوض نہ لیگا اُسوقت تک بے چین رہیگا مگر فرانس ایک مہذب ملک ہو اور نمایش گاہ ہونے والی ہو پس شاید اُسکے خیالات دور ہو جاویں فرانس یورپ میں ہمیشہ درجہ اول کی سلطنت رہی اور فرانس کے انقلاب سے ملک کی خرابی منصور ہو ✣

فوج کشی چین کی فوج جو شرقی ترکستان کے خلاف روانہ گئی تھی اُسمیں غدر برپا ہو گیا اُسوقت میں یعقوب بیگ امیر کاشغر انتظام میں مصروف ہیں کہ اِس فوج کو اپنے ملک کے اندر نہ آنے دیں اور چین کے اخبار میں یہہ بھی لکھا ہو کہ امیر صاحب اِس فوج سے مقابلہ کرنیکے واسطے اپنی فوج لیکر سد سکندری کیطرف روانہ ہوئے ہیں ۔ دیکھئے اِس جنگ میں روس کس کیطرفداری اور مدد کرتا ہو اگر روس کاشغر میں داخل ہونا اور اُسکو اپنے قلمرو میں شامل کرنا چاہتا ہو ۔ تب تو اُسکی حکمت عملی صاف ظاہر ہو ✣

اُسوقت میں مختلف خبریں سنی گئی ہیں تو یہہ سنا تھا کہ روس نے چینیوں کو اسباب جنگ اور گولہ باروت وغیرہ دئے ہیں ۔ اب یہہ سنا گیا ہو کہ روس نے اپنا ایک سفیر کاشغر کو روانہ کیا ہو چین والوں نے کاشغر پر فوج اِس سبب سے روانہ کی ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ امیر کاشغر سرکش ہو گیا ہو ✣

ڈنمارک سے ایک پیغام تار برقی جو قسطنطنیہ میں آیا اُس سے خبر ہو کہ شاہ یونان معہ اپنی بیگم کے مقام کوپن ہیگن دار السلطنت ڈنمارک میں داخل ہوئے ۔ شاہ یونان شاہ ڈنمارک کے فرزند ہیں اور اُن کی بیگم دختر نیک اختر حقیقی برادر شہنشاہ روس ہیں ۔ یونان کا دار السلطنت قدیم سے اتھینس ہو ۔ شاہ یونان معہ اپنی بیگم کے دار السلطنت سے روانہ ہو کر اول اٹلی کو تشریف لیگئے وہاں پوپ روم سے ملازمت حاصل کی ۔ وہانسے کوپن ہیگن کو اپنی والدہ ماجدہ کی قدم بوسی کے لئے آئے اور یہاں سے وانا دار السلطنت آسٹریا کو جاوینگے ✣

سوات کا رسپانڈنٹ پایونیر تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں آج کل امان الملک حاکم کاشغر ملازمت اخوند صاحب سوات کے لئے تشریف لائے ہیں ۔ اور حاکمان دیار و ہند بھی اِسی غرض سے آئے ہوئے ہیں ۔ چند روز ہوئے کہ نوروز خان حاکم لال پورہ بھی آیا تھا لیکن وہ معہ اپنے ہمراہیوں کے ننگرہار اور لغمان کو چلا گیا ✣

آتش زدگی آگرہ میں واقع تاریخ ۳۰ جون ۱۸۷۸ء وقت ۲ بجے رات کے محلہ نائی منڈی میں گڈریوں کے گھر میں آگ لگ گئی اور قریب پچاس گھر کے جل گئے ✣

آدمیوں کی خیر گذری ۔ یہہ وہی محلہ ہو جس میں ہر سال آگ لگتی ہو چنانچہ ابھی ماہ مئی ۱۸۷۸ء میں آدھے محلہ سے زیادہ جلکر خاک سیاہ ہو گیا تھا ✣

ڈیرہ اسمعیل خان انڈین پبلک اوپنین کے ایک کارسپانڈنٹ رقمطراز ہیں کہ غلام مرتضے خان افسر قوم مری اپنی قوم کے آدمیوں کو اس غرض سے فراہم کر رہا ہو کہ ملا محمد خان بازو ئی بلوچ پر حملہ کرے سنا جاتا ہو کہ ملا محمد خان کی طاقت ضعیف ہو اور اُسکا ارادہ ہو کہ اگر اُسپر حملہ ہو تو علاقہ سرکار انگریزی میں پناہ اختیار کرے ✣

لنڈن ۲۷ جون کی تار خبر دیتی ہو کہ انریبل مسٹر برک صاحب نے بجواب سوال مسٹر فلپ بوٹس کے کہا کہ بغداد میں جو وبا تھی وہ بالکل دور ہو گئی ✣

۲۸ جون کی خبر سے معلوم ہوا کہ نصف شب انگلینڈ میں جو تازہ خبر بذریعہ تار برقی آئی ہو اُس سے معلوم ہوا کہ درمیان سرویا اور روم کے ایک جنگ بڑے جوش و خروش سے ٹھن رہی ہو ✣

ایکٹ دربارہ سوداگری ہند کے پارلیمنٹ میں پیش ہوا ۔ لارڈ سیلیبری صاحب نے روئی کی موجودہ محصول کی بابت اچھی طرح گفتگو کی ✣

لنڈن ۳ جولائی کا تار آیا اور یہہ خبر لایا کہ براعظم یورپ کے پیغامات تار برقی سے معلوم ہوا کہ ریاست مونٹی نگرو نے ترکی کے ساتھ ارادہ جنگ ظاہر کیا اور یہہ بیان کیا ہو کہ سلطان روم ہماری سرحد پر حملہ کیا چاہتے ہیں اور جو اصلاحیں انتظام کے

مابین سلطنت سے تجویز ہوئی ہیں وہ ناممکن ہیں۔ ریاست سونٹی نگرو کا شاہزادہ کل ہرزی گونیا کو روانہ ہوا +

(یہہ چھوٹی ریاست ترکستانی روم کے مغرب میں واقع ہے ۱۷۰۰ میل مربع اسکا رقبہ ہے اور سوا لاکھ آدمیوں کی آبادی ہے۔ سطح ملک کی بلند ہے اور بڑے بڑے بلند پہاڑ اسپر واقع ہیں جو اکثر برف اور کہرے سے ڈھکے رہتے ہیں) +

موہوندہ ہمارے ایک کارسپانڈنٹ صاحب قصبہ موہوندہ ضلع انبالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں پر ایک گاؤں میں جو قریب پانچ کوس کے ہے ایک شخص نندہ ملا کے رہنیوالے نے جو لین دین کرتا تھا ایک لہار کے ساتھ ملکر اپنے بھتیجے کو اول تو زہر کھلایا جب نہ مر رہ ہو گئی تو پکڑ کے لہار کے گھر میں ہتھوڑہ سے مار ڈالا اور مر کے دریا میں پھینک آئے پر کسی نے دیکھکر سرکار میں خبر دی اور اب سب پکڑے گئے ہیں دیکھئے کیا سزا ہوگی جو ہوگا تو پھر لکھونگا +
اور ایک سنار کے بیٹے نے اپنے ہی باپ کے گھر میں نقب لگا کر تین ہزار کا مال زمین میں سے کھود کے نکال لیا تھا اب معلوم ہو گیا باپ تو چاہتا تھا کہ اسکو سرکار سے بچالیوے پر تھانہ دار نے گرفتار کر لیا ہے اور اب دیکھئے کیا ہوتا ہے +

بلگریڈ یکم جولائی کی تار سے معلوم ہوتا ہے کہ شہنشاہ روس کے رقعہ کے جواب میں شاہزادہ ملان نے اظہار کیا ہے کہ جو صورت جنگ کی ان مقامات میں ہے اسکی نگرانی میں نہیں کر سکتا +

برسلس یکم جولائی کی تار خبر لائی کہ آج صبح جو آرٹیکل روس کے اخبار نورد میں چھپا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ شمالی سلطنتوں نے یہہ اتفاق کر لیا ہے کہ روم کی جنگ خاص اسملک میں رہے +

سویڈن میں ایک انجنیر نے بہت عمدہ ریفل ایجاد کی ہے اور وہ ایک منٹ میں ۲۰ سے ۲۵ مرتبہ تک چل سکتی ہے اسکو بغیر کسیطرح صاف کرنیکے پانچسو دفعہ چلا سکتے ہیں +

سنگاپور میں ایک عرصہ سے سخت گرمی پڑی تھی لیکن اب اسقدر بارش ہوئی جس سے کمال فرحت ہے +

صوبجات متوسطہ ہند میں خوب بارش ہوئی جس سے موسم بہت خنک ہو گیا ہے بڑودہ میں بھی اچھی طرح بارش ہوئی امید ہے کہ گجرات کے باقی حصے بھی محروم نہیں رہے ہونگے +

لنکا کی قانونی مجلس ملکہ معظمہ کے ہاں ایک درخواست ارسال کرنیوالی ہے اور اس سے مطلب یہہ ہے کہ انگریز قیدی جنکو سخت قید کا حکم ہو جبرالٹر کو بھیجے جایا کریں +

لکھنؤ کی چھاؤنی میں ہیضہ شدت سے پڑ گیا ہے اور فوج کو ایکلخت حکم ہوا ہے کہ کیمپ کو چلی جاوے +

لودیانہ

یہاں پر ۲ جولائی سے برسات شروع ہوئی ۱۱ کو خوب پانی پڑا جس سے برسات کی بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ کاشتکار اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے ہیں +

غلا اب یہانسے باہر کو نہیں جاتا اور جو نرخ سابق میں تھا وہی بدستور ہے کچھ کمی و بیشی نہیں ہوئی +

اس ہفتہ کے جتنے اخبار آئے انسے معلوم ہوا کہ ممالک مغربی و شمالی میں بارش بخوبی ہو رہی ہے پنجاب کے بھی اکثر اضلاع سے مینہ برسنے کی خبریں آئیں ہیں +

سنا ہے کہ ایک کمہار کی عورت نہا دھو کے بیٹھی اور آئینہ دیکھنے لگی اسیوقت اسکو جنون ہو گیا اور جس طرح دیوانہ کتا پڑک جاتا ہے اسی طرح وہ پڑک گئی اور اپنی داماد کی انگلی دانتوں سے کاٹ ڈالی بارہ گھنٹہ تک اسکی یہہ ہی حالت رہی پھر مر گئی +

امرتسر میں اور لاہور میں تو حکم ہو گیا کہ سبزی فروش ایک دن کی سبزی دوسرے دن نہ رکھنے پاویں مگر یہہ حکم ابھی یہاں نہیں ہوا بعض دوکانوں پر باسی خربوزے بکتے رہتے ہیں اگرچہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک دو پر جرمانہ بھی کیا مگر پھر بھی بعضوں کا وہ ہی حال ہے +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

اس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات وقت معینہ پر نہیں آئے اسلیئے رپوٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹ آگئی ہے ان کی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ ہفتہ حال میں کل اموات (۵۵۸۹) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۵۷۰۶) واقع ہوئی تھیں اوسط اموات تمام اضلاع پنجاب کی اوسط درجہ پر ہے ایک موت مرض ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئی یہہ موضع بگی کلان ضلع ڈیرہ غازیخان میں واقع ہوئی (۱۰۴۳) اموات مرض چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۱۱۰۴) واقع ہوئی تھیں بڑے شہروں میں امرتسر و لاہور صرف ایسے ہیں کہ جنمیں یہہ مرض بکثرت ہے اوسط اموات بڑے شہروں کی اوسط درجے کم ہے اوسط اموات قصبات پنجاب کی اس مردم شماری سے جو ۱۸۶۸ء میں لی گئی نکالی گئی ہے اور امرتسر و جالندھر کی اس مردم شماری سے جو ۱۸۵۵ء میں ہوئی۔ اور لنڈن کی اوسط اموات اس سے کہ جو ۱۸۷۱ء میں ہوئی تھی اور ۱۸۶۱ء کے درمیان میں پانچ سال اور تین ماہ کی آبادی اس مردم شماری کے حساب سے کہ جو ۱۸۶۱ء و ۱۸۷۱ء کے درمیان ہوئی نکالی گئی۔ (۲۴۰) بڑے قصبات میں (۴۰۲) اموات درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات (۳۰۹) فی ہزار سالانہ ہے اور اموات مرد ۲۵۰ عورت ۲۲۴ درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط اموات ۲۶ فی ہزار سالانہ ہے اور (۲۱۱) پیدائش لڑکے ۲۰۹ لڑکی ۳۲۲ درج رجسٹر ہوئیں +

دستخط اے سی سی ڈی رنزی
کمشنر حفظان صحت پنجاب

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

